ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ارشادِ باری تعالیٰ :

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ (صدق اللہ العظیم)

ترجمہ

اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں
پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

## نقشہ اوقاتِ سحری و افطاری رمضان المبارک

۱۳۹۴ سنہ ہجری — ۱۹۷۴ سنہ عیسوی

برائے شہر لاہور و مضافات

17/31

بمطابق سٹینڈرڈ ٹائم مغربی پاکستان

| نام ایام | تاریخ | | اختتام سحری | | افطاری | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | ہجری | عیسوی | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ |
| بدھ | یکم رمضان | ۱۸ ستمبر | ۲۷ | ۴ | ۸ | ۶ |
| جمعرات | ۲ ″ | ۱۹ ″ | ۲۸ | ۴ | ۷ | ۶ |
| جمعہ | ۳ ″ | ۲۰ ″ | ۲۹ | ۴ | ۵ | ۶ |
| ہفتہ | ۴ ″ | ۲۱ ″ | ۲۹ | ۴ | ۴ | ۶ |
| اتوار | ۵ ″ | ۲۲ ″ | ۳۰ | ۴ | ۳ | ۶ |
| پیر | ۶ ″ | ۲۳ ″ | ۳۰ | ۴ | ۱ | ۶ |
| منگل | ۷ ″ | ۲۴ ″ | ۳۱ | ۴ | ۰ | ۶ |
| بدھ | ۸ ″ | ۲۵ ″ | ۳۲ | ۴ | ۵۹ | ۵ |
| جمعرات | ۹ ″ | ۲۶ ″ | ۳۲ | ۴ | ۵۷ | ۵ |
| جمعہ | ۱۰ ″ | ۲۷ ″ | ۳۳ | ۴ | ۵۶ | ۵ |
| ہفتہ | ۱۱ ″ | ۲۸ ″ | ۳۳ | ۴ | ۵۵ | ۵ |
| اتوار | ۱۲ ″ | ۲۹ ″ | ۳۴ | ۴ | ۵۴ | ۵ |
| پیر | ۱۳ ″ | ۳۰ ″ | ۳۴ | ۴ | ۵۳ | ۵ |
| منگل | ۱۴ ″ | یکم اکتوبر | ۳۵ | ۴ | ۵۲ | ۵ |
| بدھ | ۱۵ ″ | ۲ ″ | ۳۶ | ۴ | ۵۰ | ۵ |
| جمعرات | ۱۶ ″ | ۳ ″ | ۳۷ | ۴ | ۴۹ | ۵ |
| جمعہ | ۱۷ ″ | ۴ ″ | ۳۷ | ۴ | ۴۸ | ۵ |
| ہفتہ | ۱۸ ″ | ۵ ″ | ۳۸ | ۴ | ۴۶ | ۵ |
| اتوار | ۱۹ ″ | ۶ ″ | ۳۸ | ۴ | ۴۵ | ۵ |
| پیر | ۲۰ ″ | ۷ ″ | ۳۹ | ۴ | ۴۴ | ۵ |
| منگل | ۲۱ ″ | ۸ ″ | ۴۰ | ۴ | ۴۲ | ۵ |
| بدھ | ۲۲ ″ | ۹ ″ | ۴۰ | ۴ | ۴۱ | ۵ |
| جمعرات | ۲۳ ″ | ۱۰ ″ | ۴۱ | ۴ | ۴۰ | ۵ |
| [illegible] | ۲۴ ″ | ۱۱ ″ | [illegible] | ۴ | ۳۹ | ۵ |
| ہفتہ | ۲۵ رمضان | ۱۲ اکتوبر | ۴۳ | ۴ | ۳۷ | ۵ |
| اتوار | ۲۶ ″ | ۱۳ ″ | ۴۳ | ۴ | ۳۶ | ۵ |
| پیر | ۲۷ ″ | ۱۴ ″ | ۴۴ | ۴ | ۳۵ | ۵ |
| منگل | ۲۸ ″ | ۱۵ ″ | ۴۵ | ۴ | ۳۴ | ۵ |
| بدھ | ۲۹ ″ | ۱۶ ″ | ۴۵ | ۴ | ۳۳ | ۵ |
| جمعرات | ۳۰ ″ | ۱۷ ″ | ۴۶ | ۴ | ۳۴ | ۵ |

## شوال کے روزے

| نام ایام | تاریخ | | اختتام سحری | | افطاری | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | ہجری | عیسوی | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ |
| جمعرات | یکم شوال | ۱۷ اکتوبر | عید الفطر | | | |
| جمعہ | ۲ ″ | ۱۸ ″ | ۴۷ | ۴ | ۳۰ | ۵ |
| ہفتہ | ۳ ″ | ۱۹ ″ | ۴۷ | ۴ | ۲۹ | ۵ |
| اتوار | ۴ ″ | ۲۰ ″ | ۴۸ | ۴ | ۲۸ | ۵ |
| پیر | ۵ ″ | ۲۱ ″ | ۴۸ | ۴ | ۲۷ | ۵ |
| منگل | ۶ ″ | ۲۲ ″ | ۴۹ | ۴ | ۲۶ | ۵ |
| بدھ | ۷ ″ | ۲۳ ″ | ۵۰ | ۴ | ۲۵ | ۵ |

روزہ رکھنے کی نیت :- وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ترجمہ :- اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی نیت :- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ترجمہ :

اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے افطار کیا

غلام قادر اظہر ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافسمین پی۔ ڈبلیو۔ آر

## تعارف وتبصرہ



# عہد ساز قیادت

## ایک ایسی کتاب جسکا مطالعہ ہر سیاسی کارکن کیلئے اشد ضروری ہے

قارئین ترجمان اسلام ڈاکٹر احمد حسین کمال سے خوب خوب واقف ہیں انہوں نے ترجمان اسلام کے اڈیٹر کی حیثیت سے سالہاسال دنیائے علم وادب کی وہ لازوال اور بھر پور خدمت کی جس کا اعتراف نہ کرنا بدترین قسم کا بخل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ سے نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں گوناگوں خوبیوں سے نوازا ہے۔

ملکی سیاسیات کے ہر گوشہ کے علاوہ بین الاقوامی سیاسیات پر ان کی نظر اتنی گہری ہے کہ باید وشاید؟

اس کے ساتھ ہی اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کا انہوں نے بڑی حقیقت پسندی سے جائزہ لیا ہے۔ جس کے مثال کے طور پر ان کے متعدد چھوٹے چھوٹے لیکن انتہائی دقیع رسائل پیش کئے جاسکتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب کا کافی دنوں سے اعلان ہورہا تھا اور بڑی شدت سے اس کی انتظار جاری جاری تھی آخر ملتان کے "جامعہ ربانیہ" کے کارکنوں کی پرخلوص محنت اور عزم وہمت کے نتیجہ میں یہ کتاب کتابت وطباعت کے مراحل طے کر کے مارکیٹ میں آگئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ناول وافسانہ کے اس دور میں اس نوعیت کی کتابیں شائع کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اور اس اعتبار سے جامعہ ربانیہ کی یہ کاوش ایک جہاد ہے۔ (اللہ تعالیٰ اجر جزید عطا فرمائے)

ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب کے ابتدائیہ کے طور پر حضرت شیخ الہند امام الحریت مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہٗ کی ایک تحریر نقل فرمائی جو آپ کی مبارک زندگی کی آخری تحریر ہے اور جسے وفات شریف سے چند دن قبل جمیعت علماء ہند کے دوسرے سالانہ اجلاس میں حضرت اقدس نے پیش فرمایا تھا۔

اس میں علماء کرام کو بڑے خوبصورت انداز میں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اس کے بعد کتاب کی ترتیب کچھ اس انداز کی ہے

**برصغیر میں مسلمانوں کی آمد۔** اس ضمن میں انہوں نے مسلمانوں کے مختلف طبقات بشمول طبقہ علماء کی آمد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اور واقعات کی روشنی میں تبلایا ہے کہ آنے والوں کے عزائم کیا تھے۔ اس سلسلہ میں ان کی دیانتدارانہ تحقیق یہ ہے کہ محض طبقہ علماء ہی ایک ایسا طبقہ تھا۔ جس کے پاپش نظر وسیع تر مقاصد تھے۔

اس کے بعد انگریز کی آمد تک کی تاریخ پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی ہے۔ اور حضرات علماء کرام کی عہد ساز قیادت کے ولولہ انگیز مظاہر کو جابجا بڑی خوبصورتی سے سپرد قلم کیا ہے۔

انگریز کی آمد کے بعد ملک کے مختلف طبقوں کا ردعمل کیا تھا۔ اور علماء کی سوچ کیا تھی۔ اس پر بھر پور تبصرہ ہے اور تبلایا گیا ہے کہ محض علماء ہی تھے جنہوں نے فرنگی سامراج کی آمد کے چیلنج کو قبول کیا اور رزم وبزم کے ذریعہ اس کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھیں۔

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی میں علماء کا تاریخ ساز کردار اور اس کے بعد تقسیم ملک تک اس طبقہ کی مومنانہ سوچ کے ساتھ ساتھ اس پورے دور میں تقسیم ملک کے جتنے منصوبے سامنے آئے ان کی تفصیل معرکہ کی چیز ہے۔ اور یہ ڈاکٹر صاحب کی اوّلیات میں شمار ہوگا۔

گو اس قسم کے مباحث نازک مزاج لوگوں کو پسند نہیں ہوں گے۔ لیکن آخر تاریخ کو کب تک مجروح کیا جائے گا۔ یہ حقائق تو بہرحال ایک نہ ایک دن دنیا کے سامنے آتے ہیں اور جتنے جلد یہ سامنے آجائیں بہتر ہے۔

تقسیم کے بعد اس ملک کو حقیقی معنوں میں اسلامی سٹیٹ بنانے کے لئے علماء نے جو مخلصانہ خدمات سرانجام دیں اور ان کے بالمقابل نظریہ پاکستان کے ماموؤں اور سالوں نے جو کردار ادا کیا اس پر جاندار تبصرہ ہے۔ اور ۱۹۵۶ء میں جب جمعیت کی تنظیم نو ہوئی اس کے بعد سے لے کر متحدہ جمہوری محاذ کے قیام اور سانحہ لیاقت باغ تک کے واقعات کو ترجمان اسلام کی پرانی تحریروں کی روشنی میں خاص ترتیب سے سپرد قلم کیا ہے۔ حتیٰ کہ ایوبی دور کے مارشل لاء کے زمانہ میں جمعیۃ کے نظام العلماء کے پلیٹ فارم سے جو قابل قدر کردار ادا کیا اس کا مفصل تذکرہ ہے۔

ان ساری چیزوں کے باوجود اکثر مقامات پر اپنی آئندہ مفصل کتاب کے انتظار کا حکم ہے وہ کتاب کب تیار ہوگی۔ اللہ کو منظور ہے۔ لیکن جو ہوچکی ہے۔ حقیقت میں ایک دقیع دستاویز ہے جس کا مطالعہ ہر پڑھے لکھے اور بالخصوص سیاسی کارکنوں کیلیے ازبس ضروری ہے۔ مکتبہ نے پلاسٹک کور کے ساتھ بڑے حسین پیرایہ میں کتاب چھپوائی ہے اور قیمت ۱۴ روپے انتہائی واجبی ہے۔

# اِعجاز الصرف

قرآن وحدیث سمجھنے کیلیے صرف ونحو جیسے فنون بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

اگر ان فنون میں مہارت تامہ کے بعد ان علوم اسلامیہ کو سمجھا اور پڑھا جائے تو نور ہی نور ورنہ ضلالت وگمراہی یقینی ہے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)

زیر تبصرہ کتاب فن صرف سے متعلق ہے جو گوجرانوالہ کے مشہور دینی مدرسہ نصرۃ العلوم کے ایک فاضل استاد مولانا محمد عیسیٰ نے کئی سال قبل آسان زبان میں مرتب فرمائی تھی۔ جو کتاب مرکز فاروق گنج گوجرانوالہ نے آفسٹ کی حسین کتابت کے ساتھ اچھے کاغذ پر طبع کرائی ہے۔

استاد مکرم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم جیسے اکابر اہل علم اور فاضل حضرات کی تقاریظ کتاب کے ساتھ موجود ہیں۔

ان کے ابد کسی تبصرہ کی گنجائش ہی نہیں۔ میں اہل علم اور طلبہ حضرات سے سفارش کروں گا کہ اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں۔

اللہ تعالیٰ مصنف غلام کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ قیمت ۱/۴ روپے

# جانباز پاکٹ بک

مجلس احرار اسلام کے پرانے ایثار پیشہ اور مخلص کارکن مرزا غلام نبی جانباز نے ۱۹۵۲ء میں جانباز پاکٹ بک کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا تھا جس میں مرزائی جماعت کے معتقدات اور ان کے سیاسی مقاصد وعزائم کا بڑے اختصار کے ساتھ جائزہ لیا گیا تھا۔

باقی صٖ ۸ پر

بیادگار شیخ التفسیر حضرت
مولانا احمد علی رح
زیر سرپرستی حضرت مولانا عبید اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود
ایڈیٹر - زاہد الراشدی

شمارہ ۳۱ | جمعہ ۲۵ شعبان المکرم سنہ ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۷۴ء - قیمت ۵۰ پیسے | جلد ۱۷


# قومی اسمبلی اور سینٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل منظور کر لیا

## تحریک ختم نبوت کی عظیم الشان کامیابی پر ملک بھر میں جوش و مسرت کی لہر دوڑ گئی

### عبدالحفیظ پیرزادہ، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چودھری ظہور الٰہی، غلام فاروق اور مولا بخش سومرو نے

## آئین میں ترمیم کا بل پیش کرنے کی سعادت حاصل کی

## دوسرے اسلامی ممالک بھی اس فیصلہ کی تقلید کریں گے۔ (جناب حسن التہامی)

### ۱۳ ستمبر کو ملک بھر میں تحریک ختم نبوت کی کامیابی پر یوم تشکر منایا جائے (مجلس عمل)

قومی اسمبلی اور سینٹ نے آئین میں ترمیم کا دوسرا تاریخی بل متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ جس کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیتوں کے زمرے میں شمار کر کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ کو قابل تعزیر جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ ترمیمی بل قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ، جناب مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چودھری ظہور الٰہی، مولانا بخش سومرو اور نیپ کے جناب غلام فاروق خان نے پیش کیا۔ بل کے اہم نکات یہ ہیں:

- جو شخص حتمی اور غیر مشروط طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا یا کسی بھی مفہوم کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا ہے۔ یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں ہے۔
- پاکستان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔
- قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ کے افراد کے لئے جو خود کو احمدی کہتے ہیں ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائینگی۔
- شناختی کارڈوں اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جا سکے۔

### ملک بھر میں جشن مسرت

قومی اسمبلی کے اس تاریخی فیصلہ کے منظر عام پر آتے ہی ملک بھر کے عوام میں جوش و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور تمام شہروں میں اہل ثروت حضرات نے لوگوں میں مٹھائی اور کھانا تقسیم کر کے مسرت و فرحت کا اظہار کیا۔ جگہ جگہ شہدائے ختم نبوت کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی محفلیں ہوئیں۔

اسلامیان پاکستان کی خوشی دیدنی تھی۔ غالباً پاکستان کی تاریخ میں اس سے بڑھ کر اسلامیان پاکستان کے لئے خوشی کا کوئی اور وقت نہیں آیا۔ ہر طرف عید کا سماں تھا۔ قومی، ملی و سیاسی رہنماؤں نے اپنے بیانات میں اس تاریخی فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔

### قائدین مجلس عمل

مرکزی مجلس عمل کے صدر شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود نے گذشتہ روز اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قومی اسمبلی کے فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اس عظیم فیصلہ کو پوری قوم کی امنگوں اور خواہشات کا آئینہ دار قرار دیتے ہوئے اس شاندار فیصلہ پر وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اور پارلیمنٹ کے ارکان کو مبارکباد پیش کی۔ مولانا بنوری نے کانفرنس میں بتایا

(باقی ص ۷ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تمام کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے گا۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا جائے گا۔ اور قادیانیوں کی نیم فوجی تنظیم خدام الاحمدیہ اور فرقان فورس پر پابندی لگا دی جائے گی۔ کیونکہ حکومت نے ہمارے یہ مطالبات اصولی طور پر تسلیم کر لئے ہیں اور مجلس عمل ان پر جلد از جلد عملدر آمد کرائے گی۔

مولانا بنوری نے کہا۔ پاکستان میں اسلامی نظام رائج کرنے اور ملک کو داخلی و خارجی خطرات سے نکالنے کے لئے مجلس عمل کی کوششیں جاری رہیں گی مجلس عمل ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ قومی اتحاد کے جذبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے گی۔

## ۱۳ ستمبر کو یوم تشکر

مولانا بنوری نے اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ ۱۳ ستمبر کو ملک بھر میں یوم تشکر منائیں، دعائیں مانگی جائیں اور ملک کے طول و عرض میں جلسے کئے جائیں

## باہمی افہام و تفہیم

مولانا مفتی محمود نے اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی ملک کے وجود کے لئے خطرہ بن چکے تھے۔ آپ نے وزیر اعظم بھٹو کی گذشتہ روز کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ افہام و تفہیم کے ذریعہ تمام مسائل کو حل کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مسائل کو حل کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ لیکن افہام و تفہیم کے ذریعہ معاملات کو طے کرنے کے لئے سب سے پہلے سیز فائر ضروری ہے۔ آپ نے کہا۔ بات چیت کو آگے بڑھانے کے لئے بلوچستان کے راہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی ضروری ہے اور ہم اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے پیشقدمی کا انتظار کریں گے۔

## مجلس عمل کی قرارداد

مولانا مفتی محمود نے مرکزی مجلس عمل کے اجلاس میں منظور کردہ ایک قرارداد بھی پریس کانفرنس میں پڑھ کر سنائی۔ اس میں خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا گیا کہ ذات باری تعالےٰ نے اپنے بے پایاں فضل وکرم سے اسلامیانِ پاکستان کی تحریک تحفظ ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ کم و بیش سو دن کی اس طویل جدوجہد میں جس طرح ہر مکتب فکر سے وابستہ افراد نے بے مثال جوش و ولولہ اور والہانہ عقیدت کا اظہار کیا اور جس خندہ پیشانی سے ہر تکلیف اور مصیبت کا مقابلہ کیا وہ آنے والی نسلوں کے لئے انشاءاللہ سرمایہ افتخار ثابت ہوگی۔

آج اسلامیان پاکستان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بڑے اجتماعات اور مظاہروں کے ذریعے اس مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے اور خواہش

رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جانیں نثار کیں۔ قرارداد میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کو مبارکباد دی گئی۔ جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں اور مختلف النوع زیادتیوں کی پرواہ کئے بغیر اعلائے کلمۃ الحق کہا اور مداخلت فی الدین کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا۔ وہ تمام سیاسی کارکن، وکلاء اور معزز شہری جنہوں نے اس مقدس تحریک میں اپنی قوم کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دیا اور ہر ابتلاء اور آزمائش کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور وہ طلباء اور جوانان ملت جنہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں اس تحریک کے لئے وقف کر دیں سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کاروباری حضرات جنہوں نے مرکزی مجلس عمل اور مقامی مجالس کی اپیل پر مکمل ہڑتالیں کر کے ایثار قربانی اور نظم و ضبط کی درخشندہ مثالیں قائم کیں۔ اور صحافی حضرات بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے پابندیوں کے باوجود اس مقدس تحریک کے حق میں آواز بلند کی۔ جس کی پاداش میں انہیں حوالہ زندان کیا گیا اور ان کے جرائد کی اشاعت پر بندش عائد کر دی گئی۔

قرارداد میں قومی اسمبلی کے ارکان کو بھی مبارکباد پیش کی گئی۔ جنہیں قومی اسمبلی میں ملت کے جذبات کی ترجمانی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حکومت پاکستان اور پارلیمنٹ کے جملہ ارکان بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس دینی مسئلہ پر عوام کا ساتھ دیا اور ملک کو متوقع خطرات سے بچا لیا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے۔ کراچی سے لیکر خیبر تک اور کوئٹہ سے لاہور تک پوری قوم نے انتہائی اشتعال انگیزیوں کے باوجود جس صبر اور استقامت کے ساتھ اس تحریک کو پرامن اور باوقار طریقہ سے چلایا وہ وطن عزیز کے مستقبل کے لئے یقیناً نیک فال ہے۔ آج کے دن مجلس عمل ان تمام مردان عزیمت اور علمائے حق کو سلام کرتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ پون صدی کے دوران اس فتنہ کے انسداد کے لئے اپنی ساری توتیں قربان کیں اور بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اس طرح مجلس عمل ۱۹۵۳ء کے تحفظ ختم نبوت اور اس تحریک کے قائدین کو بھی خراج عقیدت پیش کرنا اپنا فریضہ ملی سمجھتی ہے۔ جن کی لازوال قربانیوں نے ملت کے لئے حصول مقصد کو آسان بنا دیا۔

مجلس عمل نے خداوند ارض و سما کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسلام کے اس بنیادی تصور پر ملت اسلامیہ پاکستان کو متحد کر دیا اور ملی اتحاد کی راہ میں حائل مشکلات اور رکاوٹوں کو ختم کر دیا۔ جس کی وجہ سے براعظم کا تقریباً یہ ۷۰ سالہ پرانا مسئلہ بطریق احسن حل ہو سکا۔ جو نہ صرف اسلامیانِ پاکستان کے لئے باعثِ مسرت ہے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے اطمینان کا باعث ہوگا۔ مجلس عمل نے اس مبارک موقع پر قوم سے اپیل کی کہ قومی اتحاد کے اس جذبے کو دوام دینے کی کوشش کرے تاکہ اولاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قائم ہونے والے

ثانیاً اس ملک کو اس اتحاد کی بدولت داخلی و خارجی خطرات سے محفوظ بنایا جا سکے۔ مرکزی مجلس عمل مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام کی احسان مند ہے کہ انہوں نے ہر مرحلہ پر مکمل تعاون کیا اور رہنمائی فرمائی ان کے بے مثال دینی جذبے کی وجہ سے اس تحریک کے دوران ملی اتحاد کے روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ۱۳ ستمبر بروز جمعہ پورے ملک میں یوم تشکر منایا جائے۔ اس دن مساجد میں دعائیں مانگی جائیں اور ملک کے طول و عرض میں جلسے منعقد کئے جائیں۔ مجلس عمل کو یقین ہے کہ قوم ان تقریبات کے دوران اسلامی اخلاق اور نظم و ضبط کی تابندہ روایات کو حسب معمول قائم رکھے۔

پریس کانفرنس میں جو دوسرے زعماء موجود تھے ان کے نام یہ ہیں:۔

مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک۔ مولانا شاہ احمد نورانی نوابزادہ نصراللہ خان۔ پروفیسر غفور احمد۔ مولانا جان محمد عباسی۔ علامہ محمود احمد رضوی۔ ملک محمد قاسم۔ مولانا تاج محمد۔ مولانا ظفر احمد انصاری۔ میاں فضل حق۔ چوہدری غلام جیلانی۔ سید مظفر علی شمسی۔ مولانا عبدالقادر روپڑی۔ علی غضنفر کراروی۔ سید محمد علی رضوی۔ مولانا عبدالرحیم اشرف۔ مولانا احسان الٰہی ظہیر۔ رانا ظفراللہ مولانا حبیب الرحمٰن بخاری۔ میجر اعجاز احمد۔ قاری سعید الرحمٰن مولانا فتح محمد۔ مہر عالم لغاری، ثناءاللہ بھٹہ۔ مولانا سمیع الحق، حافظ محمد ابراہیم قمر پوری وغیرہ۔

اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری مسٹر حسن التہامی نے کہا ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ لاہور کے ہوائی اڈے پر پریس نمایندہ سے باتیں کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اب پاکستان صحیح معنوں میں ایک اسلامی مملکت بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے امید ہے کہ اسلامی سیکرٹریٹ کے دوسرے ارکان مسلم ممالک بھی اس فیصلہ کی پیروی کریں گے۔

حسب سابق انتظامی و مالی دشواریوں

کے باعث

**ترجمانِ اسلام**

**کا گذشتہ شمارہ**

**شائع نہیں ہو سکا**

قارئین اور ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ (ادارہ)

# قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی سفارشات

## اور آئین میں دوسری ترمیم کا بل

قومی اسمبلی میں خصوصی کمیٹی کی طرف سے مولانا مفتی محمود، عبدالحفیظ پیرزادہ، مولانا شاہ احمد نورانی، چوہدری ظہور الٰہی، پروفیسر غفور احمد مولا بخش سومرو اور جناب محمد فاروق کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی اس کا متن درج ذیل ہے :۔

"قومی اسمبلی کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں :۔

کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنی راہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس کے سامنے پیش یا قومی اسمبلی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی قرار دادوں پر غور کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی شہادت اور جرح پر غور کرنے کے بعد پیش کرتی ہے کہ :۔

ا ۔ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

اول ۔ دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

دوم ۔ دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کے ذریعہ غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

ب ۔ کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے۔

تشریح :۔ کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ شق ۳ کی تصریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

ج ۔ کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء میں منتج قانونی اور ضابطہ کی ترامیم کی جائیں

د ۔ کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں کی جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا سفارشات کے نفاذ کے لئے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ مسودہ قانون منسلک ہے۔

دستخط :۔ عبدالحفیظ پیرزادہ، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، غلام فاروق، چوہدری ظہور الٰہی، سردار مولا بخش سومرو

مندرجہ بالا سفارشات کی متفقہ طور پر منظوری کے بعد وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئین میں دوسری ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا، جسے ایوان نے بالاتفاق منظور کر لیا۔ بل کا متن درج ذیل ہے :۔

"ہرگاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں آئندہ بیان کئے گئے مقاصد کے پیش نظر مزید ترمیم ضروری ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل قانون نافذ کیا جاتا ہے۔

(۱) ۔ ۱ ۔ اس قانون کو آئین میں دوسری ترمیم کا ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ کہا جائے گا۔

۲ ۔ یہ ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

(۲) آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم :۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ ۱۰۶ شق ۳ میں لفظ "اقلیتی گروہوں" کے بعد یہ الفاظ شامل کئے جائیں گے "اور قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے افراد جو خود کو احمدی کہتے ہیں"۔

(۳) آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم :۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق ۲ کے بعد اس نئی دفعہ کا اضافہ کیا جائے۔

"جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر غیر مشروط اور مکمل ایمان نہیں رکھتا یا آنحضورؐ کے بعد کسی بھی شکل یا کسی بھی معنی میں نبی ہونے کا دعویدار ہو یا ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو، آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں ہے"۔

ہم مرکزی مجلس عمل کے قائدین، قومی اسمبلی و سینٹ کے ارکان اور جناب ذوالفقار علی بھٹو کی خدمت میں اس تاریخی فیصلہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت ہمیں تمام قومی و ملی مسائل باہمی اتحاد و تعاون کے اسی جذبہ کے ساتھ طے کرنے کی توفیق دیں

اس موقع پر ہم امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا سید شمس الدین شہیدؒ اور حافظ کفایت حسینؒ کو بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جن کی مخلصانہ جد و جہد اور عظیم قربانیوں کے نتیجہ میں آج ملت اسلامیہ اس مقام پر پہنچی ہے۔ اللہ تعالےٰ ملت اسلامیہ کے ان عظیم سپوتوں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور ہمیں ان اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملی اتحاد اور قومی یکجہتی کے جذبات کو قائم و دائم رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائیں ـــــ (ادارہ)

محمد سعید الرحمٰن علوی کے قلم سے

# اورنگ زیب کی مسجد نے

## صدیوں بعد اسلامی شوکت کا مظاہرہ دیکھا

جب سے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر ایک خاشسٹ ٹولے نے اپنی احمقانہ جسارتوں سے ملت اسلامیہ کی غیرت کو للکارا، اس وقت سے لیکر اب تک ملک کے طول و عرض میں ہزارہا پابندیوں کے باوجود مجلس عمل کی ہدایت کے مطابق تحریک جاری ساری ہے۔

چونکہ وزیراعظم نے اس مسئلہ کے حل کے لئے ۷ ستمبر کی تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ اس لئے ملک بھر کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور کارکنوں کی حوصلہ افزائی کے لئے یکم ستمبر کو لاہور میں ایک عظیم کنونشن کا اہتمام کیا گیا تاکہ پورے ملک کے کارکن لاہور آئیں اور ان کی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا ہو سکے۔

یکم ستمبر کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی ملک کے مختلف گوشوں سے کارکنوں نے جوق در جوق آنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ۸ بجے تک شیرانوالہ کا پورا علاقہ اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ ہو چکا تھا۔ انجمن خدام الدین کا ایک کمرہ استقبالیہ کے لئے مختص تھا۔ جہاں مجلس عمل کے فعال کارکن "داخلہ پاس" جاری کر رہے تھے۔

امام العلماء حضرت لاہوری قدس سرہٗ کی مسجد میں ۱۰ بجے کنونشن شروع ہوا۔ میر مجلس حضرت العلام السید محمد یوسف بنوری صدر مجلس تھے۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی سیکرٹری مجلس عمل تھے۔

"تلاوت کلام پاک کے بعد چاروں صوبوں کے اضلاعی نمائندوں نے بڑے اختصار کے ساتھ اپنے اپنے ضلع کی رپورٹ پیش کی۔

تفصیلات سے قطع نظر بعض باتیں جو ہر رپورٹ میں قدرِ مشترک تھے وہ یہ ہیں:۔

(۱) تحریک ہر جگہ مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق پوری قوت سے جاری ہے۔

(۲) ہزار قسم کی رخنہ اندازیوں کے باوصف سوشل بائیکاٹ کی تحریک کو ختم نہیں کیا جا سکا۔

(۳) انتظامیہ نے ظلم و تشدد کے ہر جگہ نئے نئے انداز اپنائے۔ لیکن عوام نے وسیع تر مفادات اور نیک مقاصد کے لئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

(۴) مسلم فرقوں اور جماعتوں کا اتحاد مثالی ہے اور

(۵) عوام کا عزم ہے کہ مسئلہ حل کرانا ہی ہے۔

بلوچستان کے نمائندے نے بتلایا کہ علاقہ چھاؤنی کے علاوہ پورے صوبہ میں مرزائی نہیں۔

اسی طرح سکھر وغیرہ کے علاقہ جات سندھ میں اور سرحد کے بیشتر علاقے مرزائیت سے پاک ہو چکے ہیں سندھ میں ان کی قائم ہونے والی مستقل سٹیٹس میں ان کے ملازموں نے ان سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

کنونشن دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کے وقفوں کے علاوہ شام تک جاری رہی۔

آخری خطاب جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفکر ملت حضرت العلام مفتی محمود نے کیا۔ آپ نے عوام کو مبارک دی کہ وہ پوری محنت اور جرأت و خلوص کے ساتھ تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مسئلہ کے حل کا کریڈٹ عوام کو جاتا ہے نہ حزب اختلاف کو نہ حزب اقتدار کو۔

آپ نے ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے ظلم و تشدد کی مذمت کی اور کارکنوں کو یقین دلایا کہ ۶، ۷ ستمبر کو مجلس عمل کے اجلاس اسلام آباد میں حکومت کا نقطہ نظر معلوم ہونے پر ہم آپ کو مستقبل کا پروگرام ضرور دیں گے۔

آپ نے واضح فرمایا کہ ۷ ستمبر بھٹو کی مقرر کردہ تاریخ ہے۔ اس میں مزید توسیع برداشت نہیں ہوگی۔ رات کو اورنگ زیب عالمگیر کی عظیم مسجد میں مسلمانان پاکستان کا مثالی اجتماع تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس مسجد نے صدیوں بعد حشمت و شوکت کا یہ مظاہرہ دیکھا۔

آج سے چند ماہ پہلے اسلامی سربراہ کانفرنس کے موقع پر جمعہ کا اجتماع واقعی مثالی تھا۔ لیکن وہ حکومتی انتظامات تھے۔ جبکہ آج کا اجتماع بوریہ نشین فقیروں کا مرہون منت تھا۔

ملک کے ایک وسیع حصہ سے لاتعداد بسیں ٹرک لاہور آئے اور شاہی مسجد کا یہ اجتماع اپنی مثال آپ تھا۔ حضرت العلام الشیخ بنوری صدر جلسہ تھے تلاوت کے بعد السید محمد امین گیلانی نے ولولہ انگیز نظمیں پڑھیں۔ جن حضرات نے اس عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق۔ خواجہ قمر الدین۔ علامہ شاہ احمد نورانی۔ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری۔ مولانا عبدالستار نیازی مولانا غلام علی اوکاڑوی۔ نوابزادہ نصراللہ خاں۔ علامہ محمود احمد رضوی۔ مولانا عبدالقادر روپڑی۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر۔ مولانا محمد اسمٰعیل (شیعہ راہنما) سید مظفر علی شمسی۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ مولانا گلزار احمد مظاہری۔ چوہدری ظہور الٰہی۔ ملک محمد قاسم۔ خان محمد اشرف (خاکسار راہنما) وغیرہ۔

مقرر حضرات نے اپنی تقریروں میں عوام کو اس مثالی اتحاد پر مبارک دی۔ تحریک کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات اور ظلم و تشدد کی مذمت کی اور حکومت کو متنبہ کیا کہ ۷ ستمبر کو فیصلہ کرنا ہوگا۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

مختلف راہنما جب تشریف لائے تو عوام نے بڑی گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا۔ ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ بالخصوص صدر محترم، مفتی محمود، مولانا عبدالحق۔ مولانا عبیداللہ انور اور مودودی صاحب کا استقبال بڑے کروفر سے کیا گیا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا استقبال تو اپنی مثال آپ تھا۔ آدھ گھنٹہ کے قریب نظام معطل رہا۔ اور انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے جذبات عقیدت پورے جوبن پر تھے۔ حضرت مفتی صاحب جب تک سٹیج پر پہنچ نہیں گئے۔ اس وقت تک عوام صبر و سکون سے نہیں بیٹھے اور برابر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے

جلسہ کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ بعض کرایہ کے غنڈوں گورنمنٹ کے ایجنٹوں اور مرزائیوں کے حاشیہ برداروں نے قائد جمعیۃ مفتی محمود کی تقریر شروع ہوتے ہی ہنگامہ کی کیفیت پیدا کرنی چاہی اور کوشش کی کہ مرزا ناصر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنے والا یہ مرد قلندر اور اقتدار کو ٹھکرا دینے والا درویش جس کی وجہ سے بھٹو صاحب بھی ہراساں رہتے ہیں تقریر نہ کر سکے۔

علامہ محمود احمد رضوی، جناب شمسی اور علامہ ظہیر نے ان لفنگوں کو ہر چند سمجھایا اور جب وہ زیادہ اکڑ گئے تو پھر ان کے ساتھ وہ سلوک کیا۔ جس کے وہ مستحق تھے۔ نتیجۃً وہ دم دبا کر بھاگ گئے۔ جب یہ لوگ اپنے انجام کو پہنچ گئے، تو قائد محترم نے تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر میرا تاثر یہ تھا

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
ازل سے رہا ہے یہی قلندروں کا طریق

اور

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

کے مصداق واقعی مفتی محمود ہیں۔ آپ نے متنبہ کیا کہ گورنمنٹ یا مرزائی کوئی ایسی بات محسوس نہ کریں۔ ہمارا اتحاد مثالی ہے اور جو کچھ ہوا۔ یہ محض طفلانہ شرارت تھی

انہوں نے واضح کیا کہ اس تحریک میں کوئی بھی میری معاونت کرے گا تو میں اسے بھی پیرا ٹھا کھلاؤں گا۔ لیکن اگر کسی نے میری راہ روکنے کی کوشش کی تو منہ کی کھانا پڑے گی اس لئے کہ ہماری راہ روکنا آسان نہیں۔

آپ کے بعد صدر محترم نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے شیطانی قوتوں کو شکست دی اور مسلمانوں کا اتحاد برقرار رہا۔ انہوں نے ملت کو عزم و ایثار اور اتحاد و یک جہتی پر مبارک دی۔ ۱/۲ ۱ بجے کے بعد حضرت والا کی پرخلوص دعاؤں

حق نواز خلیل پشاور

# ڈیفنس رولز آف پاکستان یا ڈیفنس رولز آف بھٹو؟

## خان عبدالقیوم مرکزی وزارت سے برطرفی کے بعد بھی اسلام آباد میں آرام فرمائینگے

کہتے ہیں ایک گلہ بان بکریاں چراتے چراتے تنگ آیا اور پہاڑ کی بلند چوٹی پر کھڑے ہو کر "شیر آیا شیر آیا" کا شور مچانے لگا۔ لوگ گھروں سے نکل آئے۔ کام کاج چھوڑ بھالے نیزے اٹھائے امداد کے لئے پہاڑ کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن جب موقع پر پہنچے تو گلہ بان نے "ہی ہی ہی" سے ان کا استقبال کیا۔ گویا بالفاظ بھٹو اسے "قابل اعتبار ضمانت" مل چکی تھی۔ اس لئے راوی کہتا ہے کہ اس بھونڈے مذاق کے بعد لوگ سمجھ گئے اور پھر جب ایک دن شیر واقعی آموجود ہوا تو گلہ بان کی چیخ و پکار اسے شیر کی چیرہ دستی سے نہ بچا سکی۔

ہمیں یہ کہانی جناب ذوالفقار علی بھٹو کے سرحد اور بلوچستان کے دورہ پر یاد آئی۔ بھٹو صاحب نے دو صوبوں میں تقاریر کے دوران کئی باتیں کہیں۔ یعنی انہوں نے دوران تخاطب اپنا منہ افغانستان کی طرف کیا، تو فرمایا۔ افغان فوج سرحد کے قریب جمع ہو رہی ہے اور وہ یعنی بھٹو صاحب افغانستان سے الجھنا نہیں چاہتے لیکن اگر داؤد صاحب نے حرکت کی تو بھٹو صاحب افغانستان کو پاکستان میں شامل کر کے ہی دم لیں گے۔

انہوں نے شاہی باغ کی طرف منہ کیا تو فرمایا پٹھانو یہ شخص یعنی ولی خاں بابائے قوم کا مخالف ہے اور پٹھانوں کو مروانا چاہتا ہے۔ باز آجاؤ اور سوچ لو، سمجھ لو۔ ورنہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔

اور بھارت کی طرف دیکھا تو سرحد پر فوج حرکت کرتی نظر آئی۔ اور فرمایا یہ سازش ہے۔ بھارتی ڈھاکہ شیخ عبداللہ کے تازہ بیانات اور مولانا بنوری صاحب کا تحریک ختم نبوت کی قیادت کرنا ایک زنجیر کی مسلسل کڑیاں ہیں۔ اور حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب کے متعلق کچھ نازیبا الفاظ بھی استعمال کئے

ہائے بھٹو صاحب کہاں ہاتھ ڈالا۔ بھٹو صاحب حضرت مولانا موصوف کے مقام اور احترام سے کیا واقف بھٹو صاحب تو اس کوچہ ہی سے نابلد ہیں ورنہ سمجھتے یہ حضرت مولانا کی کرامت ہے کہ مسلمانان پاکستان نے ان کو اپنا پیشوا اور راہنما تسلیم کیا۔ ختم نبوت پر پوری دنیا کی نظریں لگ گئیں۔ سبحان اللہ! خیر اس بحث کو رہنے دیتے ہیں۔ اندھے کو سورج نظر نہ آئے تو اس میں سورج کا قصور نہیں ہے۔

ہاں تو بھٹو صاحب نے فوجوں کے اجتماع کا خوب زور شور سے واویلا کیا۔ ہمیں کچھ خطرہ محسوس ہوا تو چپکے سے ایک واقف حال سے حقیقت دریافت کی انہوں نے توجہ سے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا "کیا آپ شام کو فوجی جوانوں کو گشت کرتے دیکھتے ہیں؟" میں نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ اگر ایسے حالات ہوتے تو یہ سرحدوں پر ہوتے۔

قائد عوام نے اب کے تقاریر کے لئے خوب جگہیں منتخب کرائی تھیں۔ بالکل نئی جگہیں جہاں پہلے کوئی سربراہ نہیں گیا اور نہ کوئی اور جائے گا۔ کون اتنا فارغ ہے۔ کونوں کھدروں میں جا کر پسماندہ ترین علاقہ کے لوگوں کو، ولی خاں، مولانا بنوری صاحب افغانستان، بھارت، جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ابھارنے کی کوشش کرے گا۔ جہاں عوام کا ردعمل نشستن، شنیدن و برخاستن کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ سرحد کے دورہ کے بعد بھٹو صاحب آرام کرنے لاڑکانہ گئے۔ پھر بھٹو صاحب کوئٹہ تشریف لے گئے بلوچستان کے دورہ پر امید ہے انہیں حالات اچھی طرح معلوم ہو چکے ہوں گے کہ بلوچستان کی حکومت کتنے پانی میں ہے۔ امید ہے بلوچستان میں اب جلد ہی نیا وزیر اعلیٰ لایا جائے گا۔ لیکن خدا نہ کرے کہ اس کے لئے نشست یوں ....... حاصل کی جائے۔

بھٹو صاحب کی سیاست کچھ کچھ یوں چلتی ہے کہ وہ شہر میں آکر ولی خاں اور مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ ولی خاں نے خوب کہا کہ بھٹو صاحب نے نیپ کا اتنا پروپیگنڈہ کیا کہ اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو اتنا کچھ حاصل نہ کر سکتے۔ تو سرحد میں نیپ اور جمعیۃ کی پوزیشن سے بھٹو صاحب ہراساں ہیں۔ ولی خاں کو گویا ان کے ہاں ذاتی دشمن کا درجہ پا چکے ہیں۔ ان کے مابین سیاسی نوک جھونک اب ذاتیات کی طرف مڑ رہی ہے۔ بھٹو صاحب ولی خاں کو غدار کہتے ہیں، تو ولی خاں فرماتے ہیں، پاکستان اور بھٹو ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ بھٹو صاحب فرماتے ہیں۔ پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ مفتی صاحب گرہ لگاتے ہیں، "بھٹو کے سوا"۔

بہر حال اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ موجودہ حکومت صوبوں کے مابین عصبیت اور منافقت پیدا کرنے میں مصروف ہے۔ جو خدا نہ کرے نوٹ کی زبان کی طرح چار حصے ہو جائیں۔

بھٹو صاحب پنجاب جاتے ہیں۔ سرحد کے بالکل خلاف وہاں لوگوں کو روٹی، کپڑا، مکان اور زمین دینے کی پیشکش کرتے ہیں۔ اچھا ہے۔ پنجاب والے زمینوں کے مالک بن جائیں۔ "دب کے واہ تے رج کے کھا" کا لطف اٹھائیں۔ آخر آئندہ انتخابات میں پنجاب والے بھی تو بھٹو صاحب سے پھر امیدوار ہیں الا ماشاء اللہ اور جب جناب بھٹو سندھ مراجعت فرماتے ہیں تو کھلی کچہری لگاتے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ یہ انصاف والے کیوں خاموش ہیں۔ کیا یہ کچہریاں، عدالت اور انصاف کے منہ پر طمانچہ نہیں؟

اور پھر بلوچستان میں بھٹو صاحب نے فرمایا۔ "بلوچستانیو! پٹھان تم کو ختم کر رہے ہیں۔ پختونستان میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں"۔ سرحد کے عوام کے دماغ میں پختونستان کا کوئی تصور نہیں۔ یہ تصور اگر ہوگا تو مسٹر داؤد کے دماغ میں، لیکن اب معلوم ہوا کہ بھٹو صاحب بھی پختونستان کا ایک تصور ساتھ لئے پاکستان میں پھر رہے ہیں۔ تب ہی تو وہ بلوچ اور پختونوں کو بلوچستان میں ایک دوسرے کے خلاف مشتعل کر رہے ہیں۔ اور پھر گورنر بلوچستان نے بھٹو صاحب کے پروگرام کو کتنے سادہ اور بے قرار الفاظ میں آشکارا کیا کہ وہ یعنی گورنر احمد یار خان صاحب بلوچوں اور بھٹو صاحب کے درمیان تصفیہ کے کام پر مامور ہیں۔ اور وہ اس تصفیہ کے پورے ہونے تک گورنر رہیں گے"۔

گورنر بلوچستان اچھے آدمی ہیں۔ سیدھے سادے اور متین۔ انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا۔ "وہ عراق سے بلوچستان تک پھیلے ہوئے بلوچوں کے خان ہیں اور دوم وہ خانوں کے خان ہیں"۔ ٹھیک ہے۔ انہیں گورنری کی ضرورت نہیں گورنری کو ان کی ضرورت ہے۔

اور ان کا اخلاص دیکھئے کہ اگر حکومت کے مفاد کے خلاف کوئی بات کہہ جاتے ہیں تو "ہاٹ لائن" حرکت میں آتی ہے۔ گورنر صاحب یوں تردید کرتے ہیں کہ وہ ذرا اونچا سنتے ہیں۔ اس لئے وہ رپورٹر کی بات کو سن نہ پائے ہوں گے۔

لیکن اب کے انہوں نے صاف کہہ دیا کہ وہ بھٹو

(باقی صفحہ ۹ پر)

# مولانا محمد اشرف کا دورہ پاکستان

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے ناظم برائے پاکستان مولانا محمد اشرف فاضل دیوبند نے راولپنڈی، جہلم گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور لاہور کا تنظیمی دورہ کر کے ان علاقوں میں مقیم کشمیری علماء اور عوام کو جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے مقاصد اور پروگرام سے آگاہ کیا آپ نے جہلم کے لئے قاری محمد ابراہیم صاحب کو کنوینر گجرات کے لئے خواجہ محمد صادق راجوروی اور صوفی نذر محمد پر مشتمل کنوینگ کمیٹی اور سیالکوٹ کے لئے مولانا محمد ابراہیم کو کنوینر مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

# کلاچی شہر میں احتجاج

کلاچی شہر کی تمام جامع مساجد میں خطیب صاحبان نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریریں کیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد تمام جامع مساجد میں منظور کی گئیں۔

یہ عظیم اجتماع ختم نبوت کے سلسلہ میں ملک بھر میں علماء و کارکنوں کی گرفتاریوں پر شدید احتجاج کرتا ہے اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں مجلس عمل کے صدر سردار عطاء اللہ خاں۔ خواجہ محمد زاہد صاحب اور کارکن محمد رمضان کی گرفتاری کو ڈی سی ڈیرہ کے ذاتی انتقام اور مصلحت کا نتیجہ سمجھتے ہوئے اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں فوراً رہا کر کے مقدمات واپس لئے جائیں۔

# مجلس عمل پر بھرپور اعتماد کا اظہار

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر حلقہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک بھرپور اجلاس امیر ضلع مولانا محمد اسحاق خاں کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا محمد الیاس اور قاری مقبول حسین راشد راجوروی نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔

اجلاس میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پر مکمل اعتماد کا اعلان کرتے ہوئے مجلس عمل کے قائدین کو یقین دلایا گیا ہے کہ کشمیری علماء ان کے احکام کی تعمیل میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں آزاد کشمیر کونسل کے قیام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے کشمیری عوام کے مفاد کے خلاف قرار دیا گیا۔

# ابتدائی شاخوں کے انتخابات

مولانا محمد منظور الحق رحمانی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان نے تحصیل کبیر والہ، میلسی و خانیوال کے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کر کے عوام سے خطاب فرمایا۔

قادر پور راواں۔ عبد الحکیم۔ مخدوم پور پہوڑاں
ککر ہٹہ۔ اعظم پورہ۔ لطف آباد۔ ممدال۔

مندرجہ ذیل مقامات پر عہدہ داروں کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا:۔

امیر حکیم محمد احمد۔ نائب امیر ملک گلزار احمد ڈوگر نائب امیر دوم رانا محمد یونس خاں۔ ناظم عمومی مولانا ظفر احمد قاسم۔ ناظم چوہدری خورسید احمد۔ ناظم دوم مولوی نذیر احمد سیکرٹری اطلاعات و نشریات مولوی عبد اللطیف۔ خازن چوہدری محمد شفیع۔ سالار صوفی عبد الرزاق۔

ککڑ ہٹہ۔ پل چادن

امیر حافظ محمد امیر۔ نائب امیر قاری محمد اشرف صاحب ناظم عمومی مولانا محمد عارف سیال۔ ناظم مولوی اللہ دتہ خازن مولانا محمد اشرف شاد۔ سالار مولوی محمد نواز

میاں پور ارائیں تحصیل لودھراں

امیر الحاج احمد بخش۔ نائب امیر محمد بخش۔ ناظم عمومی حاجی دوست محمد۔ ناظم حاجی نبی بخش۔ خازن عبد القادر۔ سالار عبد الغفور

بستی رحمانیہ ماڑی قطب خان تحصیل لودھراں

امیر عطاء اللہ خاں۔ نائب امیر عبد الرحمٰن۔ ناظم عمومی مولوی سعید احمد۔ ناظم قاری امیر علی۔ خازن خان گل محمد خاں۔ سالار یعقوب خاں۔

# اہل خیر سے اپیل

حضرات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ لیہ کی دینی درسگاہ ہے۔ جس میں علوم دینیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ مذکورہ حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی کی زیر سرپرستی ہے۔ اہل خیر سے اپیل ہے کہ مدرسہ کی اپنے عطیات زکوٰۃ صدقات سے سرپرستی فرمائیں

نیز مدرسہ کی جامع مسجد بھی زیر تکمیل ہے۔ اہل خیر سے درخواست ہے کہ جامع مسجد کی تکمیل کے لئے بھی حصہ لیکر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔ ترسیل زر کا پتہ (مولانا) غلام حسین (صاحب) نعمانی فاضل دیوبند مدرسہ قاسم العلوم رجسٹرڈ لیہ بیلہ والہ لیہ ضلع مظفر گڑھ

# علامہ قریشیؒ کا دواخانہ

ہاشمیہ دواخانہ جو حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ کی زیر سرپرستی چل رہا تھا وہ اب بھی بدستور چل رہا ہے حکیم اللہ وسایا صاحب کام کرتے ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندوں سے گذارش ہے کہ دواخانہ کی طرف وہ جس طرح پہلے رجوع فرماتے تھے اب بھی فرمائیں۔

فقیر محمد عمر قریشی ابن حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ
ہاشمیہ دواخانہ کوٹ ادو

# بقیہ ـــ ڈیفنس رولز

اور بلوچوں کے درمیان ثالث کا کردار ادا کرتے ہیں یا الفاظ دیگر جب تک وہ بلوچوں کو بھٹو صاحب کا ہمنوا نہ بنالیں وہ کام کرتے رہیں گے۔ خواہ اس دوران کئی وزیر اعلیٰ بدل جائیں۔ بہر حال نیپ پر تشدد یا مصالحت دونوں میں سے جس طرح بھی کام نکل آئے۔ بھٹو صاحب ملک میں بھٹو شاہی مسلط کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں ایک عام پاکستانی کی حیثیت سے ہم غور کرتے ہیں تو چند باتیں عجیب نظر آتی ہیں۔ وہ یہ کہ بھٹو صاحب ملک میں مخالف آواز کو برداشت کرنے کے روادار نہیں۔

پنجاب کے گھاگ سیاستدان دولتانہ کو انہوں نے رام کر لیا۔ شوکت حیات خاں خدا جانے کہاں ہیں؟ سرحد میں خان قیوم کو نہر پار کر گئے۔ یہ مخالفت کا خوف انسان کو کس کس طرح رسوا کرتا ہے۔ انا للہ . . . .
خان قیوم کو وہ مرکزی وزارت سے بے دخل کر دیں تو بھی وہ اب اسلام آباد ہی میں آرام فرمائیں گے سندھ میں پیر پگاڑو کو راہ سے ہٹانے کے لئے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں مگر یہ مرد قلندر "رام" ہوتا نظر نہیں آتا۔

اب رہا سرحد اور بلوچستان۔ جہاں جمعیۃ اور نیپ کو بالادستی حاصل ہے۔ یہاں بھٹو صاحب کے قول کے مطابق کچھ "غیر سیاسی" طور پر قتل ہو گئے اور کچھ ڈی پی آر کے تحت آرام فرما رہے ہیں۔

یہ ڈی پی آر بھی خوب ہے۔ ہمارا خیال ہے اپوزیشن لیڈروں کو آئین کی اس دفعہ میں اس کو ڈی پی آر کے نام سے تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی ڈیفنس آف بھٹو۔

ہاں تو افغان اور بھارتی فوج کے اجتماع پر بلوچستان کے دورہ کے اختتام پر ایکا ایکی بھٹو صاحب کو قابل اعتماد ضمانت حاصل ہوگئی اور اشتعال انگیزی یک دم ختم ہوگئی ؎

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشا ہوا گلا نہ ہوا

اور یوں بھٹو صاحب نے وہ محل جو سرحد اور بلوچستان کی تقریروں میں مختلف الزامات، اشتعال، منافرت اور نہ جانے کن کن حیلوں بہانوں سے بنایا تھا، "قابل اعتماد ضمانت" کے الفاظ کے ساتھ دھڑام سے زمین پر آگرا۔ اور بھٹو صاحب خالی ہاتھ ایک الٹی میٹم دے کر واپس آگئے

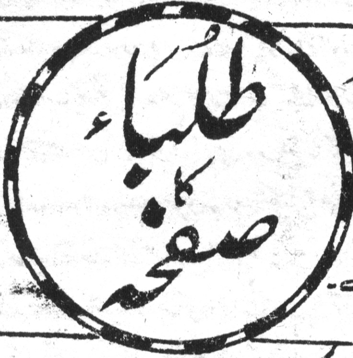
# رہائی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام بہاول پور کے ناظم جناب غلام حسین میرانی نے مولانا محمد لقمان علی پوری کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا موصوف کو فی الفور رہا کیا جائے۔

# نوجوانوں کا فرض ہے کہ مساجد کی صفِ اول میں بیٹھ کر کفر کا وار ناکام بنا دیں

(حضرت مولانا سعید احمد رائپوری)

# ہم مجلس عمل کی قیادت میں متحد ہو کر مرزائیت نوازوں پر سرزمین پاک تنگ کر دیں گے (رانا شمشاد علی خاں)




جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری نے گذشتہ اتوار کو صبح دس بجے ہفتہ وار درس قرآن دیتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج تک ہم مسلمانانِ پاکستان نے اپنی پستی کی وجوہات پر غور ہی نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو حضرت عیسیٰ کے ماننے والے ان کی تعلیمات پر عمل کرنے عبادات اور صالحیتؒ کو اپنانے والے لوگ موجود تھے۔ لیکن ہدایت اور دین حق کا غلبہ نہ تھا بلکہ کفر اور شرک غالب تھا۔ چنانچہ ہمیشہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قوتوں کے ساتھ ٹکر لی۔ جن کی وجہ سے سابقہ ادیان اور نیک لوگ مغلوب ہو چکے تھے۔ اور ہدایت والے بے اثر ہو چکے تھے۔ پیغمبر تمام معاشرہ اور قوتوں پر اسلام کے غلبہ کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ آنحضرت نے اسی مقصد کے لئے جماعتِ صحابہؓ کے ساتھ مل کر کام کیا اور اسلام کے غلبہ و حکومت کے لئے لاتعداد جنگیں لڑیں اور فتح و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔ چنانچہ آج ہماری پستی کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہماری مذہبی و تبلیغی کارکردگی اور مدارس و مساجد میں نمازوں کی بوڑھوں پر مشتمل صفیں تو موجود ہیں۔ لیکن جہاد کے لئے تیار صفیں ناپید ہیں۔ کیونکہ جو قوم اپنے نظام اور تہذیب کے غلبہ کے لئے جنگ اور جہاد و قتال کا راستہ چھوڑ کر مداہنت رہبانیت، صلح بزدلانہ، خوف انگیز رواداری کو اختیار کر لیتی ہے۔ اس کا وجود صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جاتا ہے۔

اسی مقصد کے لئے انگریز نے غلام قادیانی کو نبی بنا کر اسلامیان پنجاب کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ لگایا تاکہ اس کے ذریعہ جہاد کو حرام قرار دیا جا سکے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ ؎

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

جب علماء حق نے مرزائیت کے اس فراڈ کو ننگا کر دیا تو انگریز یہ سمجھ گیا کہ جب تک علماء حق کے ساتھ مسلمان نوجوان محبت رکھتے ہیں اس وقت تک کوئی بھی خلافِ اسلام اور خلافِ جہاد تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ نئی نسل کو علماء حق سے متنفر کرنے کے لئے ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کر دیا گیا۔ نتیجتہً کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کے دلوں میں علماء کے خلاف ایک آگ بھر دی گئی۔ جو آج بھی بھڑکائی جا رہی ہے۔ اسلام کے دشمنوں نے اسے خوب تیز کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء سے متنفر ہو کر نوجوان اسلام سے برگشتہ اور نئی نسل مغرب کی مقلد پیدا ہوئی حتیٰ کہ مساجد تک میں آج نوجوان نمازی ایک فیصد بھی نہیں۔ چنانچہ آج نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں۔ علماء حق کی قیادت کو دوبارہ قبول کریں اور دین سے اتنا لگاؤ پیدا کریں کہ مساجد کی صفوں میں نوجوانوں کی تعداد قابل رشک ہو جائے اور باطل

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

## مجاہدین جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

(نفیس شامی)

یہ چند رباعیات جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کے اجلاس میں کارکنانِ جمعیۃ طلباء اسلام کے عزائم سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہیں۔

میں نے پروانوں کو دیکھا ہے فداکار بہت
میں نے دیوانوں کو دیکھا ہے سرِ دار بہت
میں نے غفلت میں بہت قوم کو سوتے دیکھا
آج دیکھے ہیں یہاں دیدۂ بیدار بہت

---

قوم کے میں نے بہت شعبدہ گر دیکھے ہیں
دھیمے دھیمے سے بہت میں نے شرر دیکھے ہیں
سازشیں میں نے بہت دیکھی ہیں ملت کے لئے
دامِ ہمرنگِ زمیں زیرِ نظر دیکھے ہیں

---

پھر نگاہوں میں کھٹکتی ہے مرے قوم یہود
راہِ ناصرؒ[1] پہ چلو[2] جیسے چلے اخیِ سعودؒ[3]
ہم غلامانِ محمدؐ کے لئے حکم ہے کیا؟
پھر جواں خون میں ہے آج غیرت کی نمود

---

میں نے پھر عزم کیا بادیہ پائی کے لئے
پھر یہاں آیا ہوں میں عقدہ کشائی کے لئے
قافلہ چلنے لگا اور ہیں تیار یہاں
نوجوانانِ وطن راہ نمائی کے لئے

---

ہاتھ اپنے جو مخالف ہیں انہیں توڑ تو دیں
بہرِ تفریق جو دھارے ہیں انہیں موڑ تو دیں
سربکف ہو کے نفیس آئے ہیں میدان میں ہم
قوم کے منتشر اجزا کو ذرا جوڑ تو دیں

[1] غازی جمال عبدالناصرؒ [2] صدر ناصر کی راہ پر چلتے ہوئے یہودیوں اور امریکی سامراج کا بائیکاٹ کردو
[3] شاہ سعود رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی شاہ فیصل فرمانروائے سعودی عرب

## کارکن جوش و خروش کے ساتھ کام کریں

(حضرت الامیر)

حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے ضلع کوہاٹ کے دورہ کے دوران ہنگو میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو تلقین کی ہے کہ وہ پورے جوش و خروش اور نظم و ضبط کے ساتھ تحریک ختم نبوت کے لئے کام کریں اور اس سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

حضرت الامیر نے عربی مدرسہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور جمعیۃ کے مرکزی ناظم حضرت مولانا حبیب گل ایم پی اے کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کے سلسلہ میں تعزیت کے لئے ٹل بھی تشریف لے گئے۔

## قانون شریعت جلد نافذ کیا جائے

تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں علاقہ الائی میں دو بڑے جلسے منعقد ہوئے۔ پہلا جلسہ بمقام اجیاز بصدارت مولانا دولت الرحمٰن اور دوسرا جلسہ بمقام نیر بالا زیر صدارت مجاہد قدیم مولانا قاضی الصدر دادا ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام علاقہ الائی منعقد ہوا۔ ان اجتماعات میں مجلس عمل ختم نبوت کے مطالبات کی مکمل تائید کرتے ہوئے حکومت سے انہیں منظور کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں شرعی قوانین کا نفاذ جلد عمل میں لایا جائے ایک اور قرارداد میں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

## ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے جنرل سیکرٹری اور ٹنڈو آدم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ناظم عمومی مولانا محمد عرفان قادری نے کہا کہ آج ایسا افسوسناک دور آ گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے حملہ آوروں کے متعلق یہ سوچنے اور مشورہ کرنے کی ضرورت پڑ گئی کہ آیا یہ حملہ آور دین پیجاب ہیں یا نہیں۔ وہ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بیرون ضلع سانگھڑ میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جمعیۃ اور مجلس عمل کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور اس تحریک کو پرامن طور پر جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ اسے سیاسی مسئلہ کہہ کر مسلمانوں کی توجہ خالص ایمانی مسئلہ سے ہٹا کر سیاست کی دکان چمکانا اور اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ختم نبوت مسلمانوں کا مذہبی اور بنیادی عقیدہ ہے قادری صاحب نے کہا۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو مسلمان کہلاتے اور ختم نبوت کے معتقد ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن اپنی کرسی کو بچانے کے لئے اسی ایمانی شرط کو داؤ پر لگاتے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناموس مصطفےٰ کا تحفظ مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیے کہ وہ قرآن و حدیث کے اٹل فیصلہ اور عالم اسلام کی منشاء کے مطابق فیصلہ کرنے میں تاخیر نہ کرے

## ضلع مظفر آباد میں جمعیۃ کی تنظیم نو

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے صدر مولانا محمد یوسف خاں نے حضرت مولانا محمد الیاس آف چناری کو ضلع مظفر آباد جمعیۃ کا امیر اور جناب قاری عبدالمالک آف مظفر آباد کو ناظم عمومی مقرر کیا۔ ان راہنماؤں نے مولانا علی اکبر قیصر کی معیت میں ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کر کے عوام اور علماء کو جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے پروگرام اور مشن سے آگاہ کیا اور مندرجہ ذیل حلقوں میں جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے کنوینروں کے تقرر کا اعلان کیا۔

| | | |
|---|---|---|
| حلقہ گرلسی | مولانا محمد رفیق | ساکن بھولاواں |
| ، کھیل | مولانا مطیع الرحمٰن | ، کھکھیاں |
| ، شاردا | قاضی گل ریحان | ، شاردا |
| ، دودھنیال | مولانا محمد یوسف | ، دودھنیال |
| ، لوات بالا | مولانا مطیع الرحمان | ، لوات |
| ، دواریاں | چوہدری غلام حسین | ، دواریاں |
| ، کیرن | جناب بہرام خاں | ، کیرن |
| ، اٹھمقام | مولوی فضل الٰہی | ، شاہ کوٹ |
| ، کنڈل شاہی | مسٹر غلام جیلانی | ، کنڈل شاہی |
| ، جورا بابڈی | مولوی غلام حسین | ، جورا |
| ، باڑیاں | مولانا عبدالرحمٰن | ، باڑیاں |
| ، نوسیری | حاجی محمد مسکین | ، نوسیری |
| ، دیولیاں | مسٹر سمندر خاں | ، دیولیاں |
| ، ٹھیکہ | مولوی عبدالرحمٰن میر | ، ٹھیکہ |
| ، کھوڑی | قاضی عبدالمجید | ، کھوڑی |
| ، مظفر آباد | مولانا محمد یونس اثری | ، مظفر آباد |
| ، گڑھی دوپٹہ | مولانا ایوب شاہ | ، گڑھی دوپٹہ |

## تھب میں اجلاس

مرکز تھب تحصیل باغ ضلع پونچھ میں ڈسپنسری کے افتتاح کے موقع پر ایک اجلاس حضرت مولانا امیر الزمان خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا نور حسین نائب صدر جمعیۃ حلقہ تھب اور قاضی عبدالباری صدر مسلم کانفرنس نے عوام سے خطاب کیا۔ مولانا امیر الزمان نے صدارتی تقریر میں افسوس کا اظہار کیا کہ آزاد کشمیر میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے اور قادیانیوں کے بارے میں اسمبلی کی قرارداد پر عمل نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ صرف عشر و زکوٰۃ کے قانون نافذ کر دینے سے اسلامی ریاست نہیں بن جاتی بلکہ ریاست میں مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کیا جانا چاہیئے۔

اجلاس میں تھب میں ڈسپنسری کے قیام پر حکومت آزاد کشمیر کا شکریہ ادا کیا گیا۔

اور ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ تھب میں ڈاک خانہ اور زنانہ مڈل سکول کی منظوری دی جائے۔ نیز تھب اور ہیں بگلہ میں ہائی سکول قائم کیے جائیں۔

## بقیہ —— طلباء کا صفحہ

قوتوں کے تمام منصوبے ناکام ہو جائیں۔

قائد طلباء جناب محمد اسلوب ترمیثی اور جناب رانا شمشاد علی خاں نے اپنی تقاریر میں حکومت پاکستان اور امت مرزائیہ کو متنبہ کیا کہ اگر ۷ ستمبر تک مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو نوجوان طلباء نہایت شدت کے ساتھ جھوٹے نبی کے پیروکاروں اور ان کے بے غیرت مسلمان سرپرستوں کے لئے جینا حرام اور سرزمین پاکستان ان کے لئے تنگ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ۷ کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے۔ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو جمعیۃ طلباء اسلام جوانان پاکستان کے ساتھ مل کر مرزائیت اور آمریت پر وہ ضرب کاری لگائیں گے کہ آنے والے عبرت پکڑیں گے۔

## اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی بعض شاخوں نے ابھی تک تحریک ختم نبوت میں اپنی کارکردگی تحریری طور پر نہیں بھیجی جس کی وجہ سے نمبر نامہ عزائم کی اشاعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اس لئے تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ فوری طور پر اپنی اپنی رپورٹ مرکزی دفتر لاہور بھیجیں

(آپ کا بھائی حافظ محمد طاہر جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب)

## شاہد مشتاق کی شاندار کامیابی

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ کرشنا نگر گوجرانوالہ کے سرگرم کارکن اور گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے طالب علم حافظ شاہد مشتاق نے ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کے امتحان میں ۸۰۶ نمبر حاصل کر کے لاہور بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ حافظ شاہد مشتاق کی اس شاندار کامیابی پر جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ نے ان کے اعزاز میں حبیب کالج میں عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت حافظ صاحب کے استاد محترم جناب حافظ فقیر اللہ صاحب جامع مسجد فاروقیہ گلی نمبر ۳ کرشنا نگر نے کی اور مہمان خصوصی کے علاوہ مولانا زاہد الراشدی اور جناب ظہیر میر نے اس تقریب سے خطاب کیا۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

## مولانا قاسمی کی گرفتاری پر احتجاج

کھیوڑہ کے ایک بہت بڑے اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت مولانا حافظ عبدالرحمٰن قاسمی صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ مولانا موصوف اور دیگر علماء کو فی الفور رہا کیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی کیونکہ مولانا قاسمی کی گرفتاری کے خلاف عوام میں سخت ہیجان و اضطراب پایا جاتا ہے




# مولانا محمد اکرم مرحوم و مغفور

اب انہیں ڈھونڈھ چراغِ رخِ زیبا لے کر

بٹالہ ضلع گورداسپور کا مشہور دینی خاندان جو تقسیم ملک کے بعد لاہور آکر قیام پذیر ہوگیا۔ اس کے ایک فرد فرید مولانا محمد اکرم ؒ بھی تھے جو ۲۰ ستمبر ۱۹۷۰ء کو لاہور میں اچانک انتقال کر گئے۔

یہ خانوادہ ابتداء سے ہی بلند ترین روایات کا حامل و امین رہا ہے۔ بٹالہ ہو یا لاہور ان لوگوں کا گھر بندگانِ خدا کا ہمیشہ مرکز رہا ہے۔ برصغیر کے عظیم ترین لوگ جنہیں حضرت رائے پوری اور امیر شریعت قدس سرہما جیسے اساطین ملت شامل تھے ان حضرات کے دولت کدہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشتے۔

ان لوگوں نے عمر بھر مقربان الٰہی کی خدمت کو باعث سعادت سمجھا، اور زمانہ کی تلخ و تند ہوائیں انہیں اپنے موقف سے ہٹا نہ سکیں۔

زیرِ نظر سطور میں جس قابلِ فخر ہستی کا ذکر مطلوب ہے وہ جمعیت علماء اسلام کی تنظیم نو ۱۹۶۰ء سے ہی مرکزی خازن کی حیثیت سے جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور یہ تعلق ایسا اٹوٹ اور ناقابل شکست تھا کہ حالات کیسے ہی ناہموار و ناساز کیوں نہ ہو وہ پیچھے نہیں ہٹے۔

مولانا مرحوم کی جس قسم کی جماعتی ذمہ داریاں تھیں ان کے پیشِ نظر چونکہ انہیں رابطہ کی بہت کم ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے جماعت میں شامل وہ افراد جنہوں نے تقسیم ملک کے بعد آنکھ کھولی یا جو تقسیم کے وقت شیر خوارگی و بچپن کے مراحل طے کر رہے تھے۔ انہیں مولانا سے متعلق زیادہ معلومات نہ تھیں۔

ایوب خان نے جب اپنے "دورِ زریں" کی اصلاحات اور کارناموں کی یاد مناتے "عشرہ ترقی" کا اعلان کیا تو ملک میں موت کا سناٹا تھا۔ بڑے بڑے جمہوریت کے چیمپئن اور پاکستان کے ماموں اور سالے اپنے اپنے بلوں میں گھسے ہوئے تھے۔ اور محض ایوبی چوکھٹ پر صبح و شام سجدے بجا لاتے تھے۔ جمعیۃ نے ملک گیر سطح پر لاہور میں عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا تاکہ اجتماعی طور پر ایوبی آمریت کو للکارا جا سکے اور دیندار تو تیں اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس مرحلہ پر مولانا محمد اکرم مرحوم پہلی مرتبہ عوامی سطح پر سامنے آئے اور ان کے انتظامی اور جماعتی جوہر کھلے۔

مولانا المحترم، حضرت مولانا عبید اللہ انور اور مولانا محمد اجمل جیسے مخلص ساتھیوں اور رفقاء سفر کے ساتھ اس کانفرنس کے انتظامات کے ذمہ دار تھے۔

جن لوگوں نے اس کانفرنس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا انہیں معلوم ہوگا کہ مولانا نے اپنے رفقاء سمیت کس خوبی سے کانفرنس کے انتظامات کئے گئے۔ کراچی سے پشاور تک آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا اس خوبی سے انتظام کرنا کہ کسی ایک فرد کو شکایت کا موقع نہ ملے اتنی بڑی بات ہے جس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں ایک آدھ دن کے لئے چند مہمانوں کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ تین دن اور رات تک مولانا مرحوم اپنے ساتھیوں سمیت پوری تندہی اور جانفشانی سے سرگرم عمل رہے۔ کی دیکھ بھال علیحدہ علیحدہ کیمپوں میں جا کر مہمانوں سے انکی خیریت معلوم کرنا۔ ان کی ضروریات کا پتہ لگانا اور پھر انکی فراہمی سٹیج کی نگرانی جیسے امور جس خوبی سے انجام پذیر ہوئے ان سے بلاشبہ ان کے حسن تدبّر اور انتظامی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ آخری دن کا وہ فقید المثال جلوس جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق صرف دس ہزار فقط علماء شامل تھے۔ اور جس کا پیشگی نہ کوئی پروگرام تھا نہ کسی کو علم تھا۔!

اس کا یکایک انتظام ہوا۔ اور جن دماغوں نے مختصر سے وقت میں اس کا اہتمام کیا ان میں مولانا نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اور پھر واقفانِ حال جانتے ہیں کہ لاہور کی سڑکوں اور در و دیوار نے اس قسم کا مظاہرہ نہ اس سے پہلے دیکھا نہ شاید بعد میں دیکھنے کا موقع ملے۔

علم کے پہاڑ تقوٰی و روحانیت کے مجسّم پیکر اور ارباب دین و دانش قطار اندر قطار سڑکوں پر رواں دواں تھے۔ ان کے خلوص للہیت اور مقصد کے ساتھ والہانہ وابستگی کا ہر کسی کو اعتراف تھا۔ اور مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلوس اور اس کانفرنس کو دیکھ کر حکومت تھرا اٹھی اور دفاتر میں گشتی مراسلوں کے ذریعہ مخصوص ہدایات جاری کی گئیں۔

اس کے بعد ہی جمہوریت کے علمبردار اور پاکستان کے ٹھیکیدار دھیرے دھیرے میدان میں آئے اور جب ایوبی جبر کے مقابلہ میں محاذ کی تشکیل کی بات چلی تو وہ لوگ جو جمعیت اور اس کے رہنماؤں کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب اکابرین جمعیت کے مکانات اور دفاتر کے چکر کاٹنے لگے کیونکہ انہوں نے محسوس کر لیا کہ ان جی دار اور خود دار لوگوں کو شامل کئے بغیر سفر جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ اس بات چیت کو حسن و خوبی آگے بڑھاتے میں قائد محترم مفتی محمود کے جو لوگ دست و بازو بنے ان میں مولانا امتیازی حیثیت سے شامل تھے۔ لاہور سے لے کر ڈھاکہ تک ذاتی اخراجات پر انہوں نے چکر کاٹے اور ہر نازک مرحلہ پر انہوں نے جماعتی موقف کو حسین انداز سے دنیا کے سامنے رکھا اور تشکیل محاذ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یہی دن تھے جب اکابرین جمعیت نے مرکزی دفتر کی دیکھ بھال کے لیے مولانا کو توجہ دلائی چنانچہ وہ مرد درویش اپنی ماڈل ٹاؤن کی آرام دہ کوٹھی کو چھوڑ کر دفتر میں آ بیٹھے اور دفتر کی آخری منزل کے دو مختصر کمروں میں تین چار سال گذار دیئے یہ دور عجیب گہما گہمی کا تھا۔ لیکن یہ مولانا مرحوم کی ہمت تھی کہ مہمانوں کی خبر گیری حکومت سے لے کر محاذ میں شامل تمام دوسری جماعتوں سے رابطہ کے علاوہ پریس بھی مکمل رابطہ رکھا اور کسی بھی موقع پر کسی کو اس قسم کا موقع فراہم نہ کیا کہ وہ جماعتی مؤقف کے معاملہ میں کسی کو گمراہ کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہی دور تھا جب بعض "بزرگوں" کے علی الرغم جمعیت ایک عوامی اور قومی جماعت بنی اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کا تعارف ہوا اور ہر طبقہ نے جمعیت کے وزن کو محسوس کیا۔

یہ صورت حال جن لوگوں کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئی ان میں ہمارے مرحوم مولانا بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا بدترین قسم کا بخل ہوگا۔

یحییٰ خان نے جب انتخابات کا اعلان کیا تو جمعیت نے پوری ہمت و دلیری کے ساتھ انتخابی مہم میں شمولیت اختیار کی اور ایک ایسا منشور مرتب و مدون کیا جس کے ایک ایک حرف کی صلابت و سچائی کا دشمنوں تک نے اعتراف کیا۔ یہ دور جمعیت کے لئے بالخصوص سنگین قسم کا دور تھا۔ دائیں اور بائیں بازو کی ظالمانہ تفریق نے ملک کے حالات ناگفتہ بہ کر دیئے تھے اور بدقسمتی سے بعض ارباب طریقت اور اصحاب جبہ و دستار نے اس جنگ کے اصل محرکات کو یا تو سمجھا ہی نہیں اور سمجھا تو غایت درجہ ناعاقبت اندیشانہ طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے اسلام کو فریق بنا دیا۔ ایسے میں جمعیت کے منشور کا ملک میں پرچار کرنا اور اسکی مختلف دفعات کو ملک کے عوام کے سامنے سنجیدگی و متانت کے ساتھ پیش کر کے ان کو گمراہی سے بچانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ لیکن مولانا نے دوسرے ارباب عزیمت کیطرح اپنا رات دن کا آرام وسیع کاروباری مصروفیتیں چھوڑ کر ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دورہ کیا۔ ہوائی تندی و تلخی کے باوصف اس مرد درویش نے کلمہ حق بیان کیا۔ انہوں نے اس عرصہ میں اپنے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو اپنی گاڑی پر شہر شہر پھرایا اور ڈرائیونگ کے فرائض خود انجام دیئے۔ ایک موقع پر جب ان سے کہا گیا کہ آپ کے پاس ڈرائیور بھی تو ہے؟ تو آپ نے برجستہ فرمایا کہ مفتی صاحب ہماری متاع حیات اور ہمارا سرمایہ ملی ہیں۔ حالات کی رفتار اچھی نہیں اس لیے یہ خدمت میرے لیے باعث سعادت ہے۔

اسی شب و روز میں وہ علامہ خالد محمود کے ہمراہ بہاولنگر کے انتخابی دورہ پر گئے کہ ایک نوجوان ان کی گاڑی کے حادثہ کا شکار ہوگیا۔ اس میں آپ کی بال برابر غلطی نہ تھی۔ لیکن ایک انسانی جان کا ضیاع ان کے دل کا درد بن گیا۔ اور اس کے چند دن بعد ۲۰ ستمبر کو انہوں نے لاہور میں




# مولانا محمد اکرم مرحوم و مغفور

اب انہیں ڈھونڈھ چراغِ رخِ زیبا لے کر

بٹالہ ضلع گورداسپور کا مشہور دینی خاندان جو تقسیم ملک کے بعد لاہور آکر قیام پذیر ہوگیا۔ اس کے ایک فرزفرید مولانا محمد اکرم مرحوم بھی تھے جو ۲۰ ستمبر ۱۹۷۰ء کو لاہور میں اچانک انتقال کر گئے۔

یہ خانوادہ ابتدا ہی سے ہی بلند ترین روایات کا حامل و امین رہا ہے۔ بٹالہ ہو یا لاہور ان لوگوں کا گھر بندگانِ خدا کا ہمیشہ مرکز رہا ہے۔ برصغیر کے عظیم ترین لوگ جنہیں حضرت رائے پوری اور امیر شریعت قدس سرھما جیسے اساطین ملت شامل تھے ان حضرات کے دولت کدہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشتے۔

ان لوگوں نے عمر بھر مقربان الٰہی کی خدمت کو باعث سعادت سمجھا، اور زمانہ کی تلخ و تند ہوائیں انہیں اپنے موقف سے ہٹا نہ سکیں۔

زیرِ نظر سطور میں جس قابلِ فخر ہستی کا ذکر مطلوب ہے وہ جمعیت علماء اسلام کی تنظیم نو ۱۹۶۰ء سے ہی مرکزی خازن کی حیثیت سے جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور یہ تعلق ایسا اٹوٹ اور ناقابل شکست تھا کہ حالات کیسے ہی ناہموار و ناساز کیوں نہ ہو وہ پیچھے نہیں ہٹے۔

مولانا مرحوم کی جس قسم کی جماعتی ذمہ داریاں تھیں ان کے پیشِ نظر چونکہ انہیں رابطہ کی بہت کم ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے جماعت میں شامل وہ افراد جنہوں نے تقسیم ملک کے بعد آنکھ کھولی یا جو تقسیم کے وقت شیر خوارگی و بچپن کے مراحل طے کر رہے تھے۔ انہیں مولانا سے متعلق زیادہ معلومات نہ تھیں۔

ایوب خان نے جب اپنے "دورِ زریں" کی اصلاحات اور کارناموں کی یاد مناتے "عشرہ ترقی" کا اعلان کیا تو ملک میں موت کا سناٹا تھا۔ بڑے بڑے جمہوریت کے چیمپئن اور پاکستان کے ماموں اور سالے اپنے اپنے بلوں میں گھسے ہوئے تھے۔ اور محض ایوبی چوکھٹ پر صبح و شام سجدے بجا لاتے تھے۔ جمعیۃ نے ملک گیر سطح پر لاہور میں عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا تاکہ اجتماعی طور پر ایوبی آمریت کو للکارا جا سکے اور پندار توڑیں اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس مرحلہ پر مولانا محمد اکرم مرحوم پہلی مرتبہ عوامی سطح پر سامنے آئے اور ان کے انتظامی اور جماعتی جوہر کھلے۔

مولانا المحترم، حضرت مولانا عبیداللہ انور اور مولانا محمد اجمل جیسے مخلص ساتھیوں اور رفقاء سفر کے ساتھ اس کانفرنس کے انتظامات کے ذمہ دار تھے۔

جن لوگوں نے اس کانفرنس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا انہیں معلوم ہوگا کہ مولانا نے اپنے رفقاء سمیت کس خوبی سے کانفرنس کے انتظامات کیئے۔ کراچی سے پشاور تک آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا اس خوبی سے انتظام کرنا کہ کسی ایک فرد کو شکایت کا موقع نہ ملے اتنی بڑی بات ہے جس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں ایک آدھ دن کے لئے چند مہمانوں کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ تین دن اور رات تک مولانا مرحوم اپنے ساتھیوں سمیت پوری تندہی اور جانفشانی سے سرگرم عمل رہے۔ کی دیکھ بھال علیحدہ علیحدہ کیمپوں میں جاکر مہمانوں سے انکی خیریت معلوم کرنا۔ ان کی ضروریات کا پتہ لگانا اور پھر انکی فراہمی سٹیج کی نگرانی جیسے امور جس خوبی سے انجام پذیر ہوئے ان سے بلاشبہ ان کے حسن تدبّر اور انتظامی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ آخری دن کا وہ فقیدالمثال جلوس جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق صرف دس ہزار رفقہ علماء شامل تھے۔ اور جس کا پیشگی نہ کوئی پروگرام تھا نہ کسی کو علم تھا۔!

اس کا یکایک انتظام ہوا۔ اور جن دماغوں نے مختصر سے وقت میں اس کا اہتمام کیا ان میں مولانا نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اور پھر واقفان حال جانتے ہیں کہ لاہور کی سڑکوں اور در و دیوار نے اس قسم کا مظاہرہ نہ اس سے پہلے دیکھا نہ شاید بعد میں دیکھنے کا موقع ملے۔

علم کے پہاڑ تقویٰ و روحانیت کے مجسّم پیکر اور ارباب دین و دانش قطار اندر قطار سڑکوں پر رواں دواں تھے۔ ان کے خلوص للہیت اور مقصد کے ساتھ والہانہ وابستگی کا ہر کسی کو اعتراف تھا۔ اور مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلوس اور اس کانفرنس کو دیکھ کر حکومت تھرا اٹھی اور دفاتر میں گشتی مراسلوں کے ذریعہ مخصوص ہدایات جاری کی گئیں۔

اس کے بعد ہی جمہوریت کے علمبردار اور پاکستان کے ٹھیکیدار دھیرے دھیرے میدان میں آئے اور جب ایوبی جبر کے مقابلہ میں محاذ کی تشکیل کی بات چلی تو وہ لوگ جو جمعیت اور اس کے رہنماؤں کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب اکابرین جمعیت کے مکانات اور دفاتر کے چکر کاٹنے لگے کیونکہ انہوں نے محسوس کر لیا کہ ان جی دار اور خود دار لوگوں کو شامل کیئے بغیر سفر جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ اس بات چیت کو بحسن و خوبی آگے بڑھانے میں قائد محترم مفتی محمود کے جو لوگ دست و بازو بنے ان میں مولانا امتیازی حیثیت سے شامل تھے۔ لاہور سے لے کر ڈھاکہ تک ذاتی اخراجات پر انہوں نے چکر کاٹے اور ہر نازک مرحلہ پر انہوں نے جماعتی مؤقف کو حسین انداز سے دنیا کے سامنے رکھا اور تشکیل محاذ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یہی دن تھے جب اکابرین جمعیت نے مرکزی دفتر کی دیکھ بھال کے لیے مولانا کو توجہ دلائی چنانچہ وہ مرد درویش اپنی ماڈل ٹاؤن کی آرام دہ کوٹھی کو چھوڑ کر دفتر میں آ بیٹھے اور دفتر کی آخری منزل کے دو مختصر کمروں میں تین چار سال گذار دیئے یہ دورِ عجیب گہما گہمی کا تھا۔ لیکن یہ مولانا مرحوم کی ہمت تھی کہ مہمانوں کی خبرگیری حکومت سے لے کر محاذ میں شامل تمام دوسری جماعتوں سے رابطہ کے علاوہ پریس بھی مکمل رابطہ رکھا اور کسی بھی موقع پر کسی کو اس قسم کا موقع فراہم نہ کیا کہ وہ جماعتی مؤقف کے معاملہ میں کسی کو گمراہ کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہی دور تھا جب بعض "بزرگوں" کے علی الرغم جمعیت ایک عوامی اور قومی جماعت بنی اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کا تعارف ہوا اور ہر طبقہ نے جمعیت کے وزن کو محسوس کیا۔

یہ صورت حال جن لوگوں کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئی ان میں ہمارے مرحوم مولانا بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا بدترین قسم کا بخل ہوگا۔

یحییٰ خان نے جب انتخابات کا اعلان کیا تو جمعیت نے پوری ہمت و دلیری کے ساتھ انتخابی مہم میں شمولیت اختیار کی اور ایک ایسا منشور مرتب و مدون کیا جس کے ایک ایک حرف کی صلابت و سچائی کا دشمنوں تک نے اعتراف کیا۔ یہ دور جمعیت کے لئے بالخصوص سنگین قسم کا دور تھا۔ دائیں اور بائیں بازو کی ظالمانہ تفریق نے ملک کے حالات ناگفتہ بہ کر دیئے تھے اور بدقسمتی سے بعض ارباب طریقت اور اصحاب جبہ و دستار نے اس جنگ کے اصل محرکات کو یا تو سمجھا ہی نہیں اور سمجھا تو غایت درجہ ناعاقبت اندیشانہ طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے اسلام کو فریق بنا دیا۔ ایسے میں جمعیت کے منشور کا ملک میں پرچار کرنا اور اسکی مختلف دفعات کو ملک کے عوام کے سامنے سنجیدگی و متانت کے ساتھ پیش کر کے ان کو گمراہی سے بچانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ لیکن مولانا نے دوسرے ارباب عزیمت کیطرح اپنا رات دن کا آرام وسیع کاروباری مصروفیتیں چھوڑ کر ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دورہ کیا۔ ہوائی تندی و تلخی کے باوصف اس مرد درویش نے کلمہ حق بیان کیا۔ انہوں نے اس عرصہ میں اپنے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو اپنی گاڑی پر شہر شہر پھرایا اور ڈرائیونگ کے فرائض خود انجام دیئے۔ ایک موقع پر جب ان سے کہا گیا کہ آپ کے پاس ڈرائیور بھی تو ہے؟ تو آپ نے برجستہ فرمایا کہ مفتی صاحب ہماری متاع حیات اور ہمارا سرمایہ ملی ہیں۔ حالات کی رفتار اچھی نہیں اس لیے یہ خدمت میرے لیے باعث سعادت ہے۔

اسی شب و روز میں وہ علامہ خالد محمود کے ہمراہ بہاولنگر کے انتخابی دورہ پہ گئے کہ ایک نوجوان ان کی گاڑی کے حادثہ کا شکار ہو گیا۔ اس میں آپ کی بال برابر غلطی نہ تھی۔ لیکن ایک انسانی جان کا ضیاع ان کے دل کا درد بن گیا۔ اور اس کے چند دن بعد ۲۰ ستمبر کو انہوں نے لاہور میں